

اداریہ:

## عہد حاضر اور ہم

بچے کی پہلی تربیت گاہ ماں کی گود ہے اس کے بعد ارد گرد کا ماحول اسے متاثر کرتا ہے جب وہ لکھنے پڑھنے کے قابل ہوتا ہے تو درسی کتب کے علاوہ کہانیوں کی کتابیں اور بچوں کے رسائل اس کی شخصیت و کردار پر نمایاں اثرات مرتب کرتے ہیں۔ ان اثرات کی ہمہ گیر وسعت و اہمیت کے پیش نظر ہر دور میں بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے اس اہم ذریعہ کو اپنایا جاتا رہا ہے۔

برصغیر پاک و ہند میں اردو میں بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے جن حضرات نے کام کا آغاز کیا ان میں مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہ صاحب، مولانا محمد حسین آزاد، مولانا اسماعیل میرٹھی، مولانا الطاف حسین حالی وغیرہ کے نام زیادہ نمایاں ہیں۔ قیام پاکستان سے قبل بچوں کا سب سے پہلا رسالہ ۱۹۰۲ء میں ”بچوں کا اخبار“ کے نام سے منشی محبوب عالم نے جاری کیا تھا۔ جس سے بچوں کے ادب کی قدامت کا اندازہ ہوتا ہے۔ بچوں کے رسائل و کتب بچوں کے ذوق مطالعہ کو نکھارنے، ذہنی افق کو وسیع کرنے ان کی تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے، علمی استعداد میں اضافہ کرنے اور ان میں مذہبی راسخ العقیدگی پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

اردو میں ایسے ادب کی بہت کمی ہے جسے واقعتاً ”بچوں کا ادب“ کہا جاسکے، بالخصوص ”بچوں کے لئے مذہبی ادب“ کی انتہائی کمی ہے۔

مذہبی ادب کے حوالے سے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کچھ لکھا گیا ہے اس میں کچھ نقائص ہیں مثلاً یا تو اس میں ثقیل اور بوجھل الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ یا پھر مکمل سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انتہائی مختصر منتخب حصے دے دئے گئے ہیں۔ یا پھر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں غیر مستند قصے اور واقعات جمع کر دیئے گئے ہیں اور یہ عیب تو اکثر کتب میں ہے کہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہوئے بچوں کے مخصوص اسلوب و منہج کا لحاظ نہیں رکھا گیا ہے۔ حالانکہ بچوں کے ادبی لٹریچر میں یہی خصوصیت سب سے زیادہ اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔

یہاں قدرتی طور سے ذہن میں سوال پیدا ہوتا ہے ہم سیرت ہی کا کیوں مطالعہ

کریں؟

اس کا مختصر جواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت کا نام اسلام ہے جس پر انسان کی فلاح و نجات کا دار و مدار ہے۔ حقیقی اطاعت کی بنیاد اور روح یہی محبت اور تعظیم ہے۔ یہ دونوں جذبات کسی کے بارے میں جتنے زیادہ ہوتے ہیں، اس کی اطاعت اتنی ہی کامل اور پائیدار ہوتی ہے، آسانی سے بے چون چرا ہوتی ہے، ذوق و شوق سے ہوتی ہے، جوش اور ولولہ سے ہوتی ہے، اور شرف و عزت سمجھ کر ہوتی ہے، پھر آدمی اطاعت ہی پر قناعت نہیں کرتا، ایک قدم آگے بڑھ کر اتباع کی کوشش کرتا ہے۔ اپنے پیشوا کی ایک ایک بات، اور ایک ایک ادا کو محبت و عظمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اپنے کو اسی رنگ میں رنگنے کی فکر کرتا ہے۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و عقیدت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و برتری کے احساس کی اس کیفیت کو پیدا کرنے اور پروان چڑھانے کا واحد ذریعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کا مطالعہ ہے۔ یوں کہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ہم سے جس اطاعت کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ ایک سلیم الفطرت انسان کے اندر اس اطاعت کا جذبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مطالعہ سے خود بخود پیدا ہوتا ہے، پیدا کرنا نہیں پڑتا۔ یہ مطالعہ غور و فکر سے ہونا چاہئے، اور بار بار ہونا چاہئے کیونکہ عظمت و برتری کا احساس تو ایک بار کے مطالعہ سے بھی کسی حد تک ہو سکتا ہے۔ لیکن محبت پیدا کرنے کے لئے بار بار مطالعہ کرنا ضروری ہے۔

### حقوق کا مفہوم:

انسان، انسان کی ضرورت ہے، اسی لئے اس کی گروہی جبلت اسے اپنے ہم جنسوں کے ساتھ مل جل کر رہنے پر مجبور کرتی ہے۔ وہ اپنی پیدائش سے لے کر تادم زیت بے شمار افراد کی خدمات، توجہ، امداد اور سہاروں کا محتاج ہے۔ اپنی پرورش، خوراک، لباس، رہائش اور تعلیم و تربیت کی ضروریات ہی کے لئے نہیں بلکہ اپنی فطری صلاحیتوں کے نشو و ارتقاء اور ان کے عملی اظہار کے لئے بھی وہ اجتماعی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہے۔ یہ اجتماعی زندگی اس کے گرد تعلقات کا ایک وسیع تانا بانا تیار کرتی ہے۔ خاندان، برادری، محلے، شہر، ملک اور بحیثیت مجموعی پوری نوع انسانی تک پھیلے ہوئے تعلقات کے یہ چھوٹے بڑے دائرے اس کے حقوق و فرائض کا تعین کرتے ہیں۔ ماں، باپ، بیٹے، شاگرد، استاذ، مالک، ملازم، تاجر، خریدار، شہری اور حکمراں کی بے شمار مختلف حیثیتوں میں اس پر کچھ فرائض عائد ہوتے ہیں اور ان فرائض کے مقابلہ میں وہ

کچھ متعین حقوق کا مستحق قرار پاتا ہے۔ (۱)

تاریخ کے ہر دور میں انسانی افراد کا اتحاد حقوق کی حفاظت اور اس کے استحکام کی خاطر قائم ہوا، قدیم سے قدیم زمانوں کی حکومتیں ان حقوق کا تحفظ اپنا فرض سمجھتی رہی ہیں۔ حقوق کی نوعیت اور تعداد بدلتی اور بڑھتی رہی۔ (۲) حق وہ ہے جس سے انکار ممکن نہیں، حق ہمیشہ مثبت ہوتا ہے سچ ہوتا ہے۔ (۳)

انبیاء ﷺ اور حقوق انسانی:

اللہ تعالیٰ نے انبیاء ﷺ کو فرائض انسانی و حقوق انسانی کے تحفظ کا ذمہ ٹھہرایا، تمام انبیاء ﷺ کی تعلیمات اس کی مظہر ہیں، حضرت آدم ﷺ کے دور میں قابیل کے ہاتھوں ہابیل کا قتل حقوق انسانی کے حوالے سے پہلا حق تلفی کا واقعہ ہے۔ جس کی حضرت آدم ﷺ نے سخت مذمت کی، حضرت نوح ﷺ نے عذاب خداوندی کی آمد پر نسل انسانی و نسل حیوانی کو بحری بیڑہ میں بٹھا کر جانی تحفظ فراہم کیا، ورنہ نسل انسانی روئے زمین سے ختم ہو جاتی، اسی لئے آپ کو آدم ثانی بھی کہا جاتا ہے۔

حضرت شعیب ﷺ نے تجارتی حقوق کی تعلیم دی، لیکن جب قوم کم تولنے اور ملاوٹ کرنے سے باز نہ آئی تو انہیں تباہ کر دیا گیا۔ (۴)

حضرت موسیٰ ﷺ نے بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات دلا کر، انسانی حقوق فراہم کئے، بچوں کو زندگی کا حق فراہم کیا، من و سلویٰ کا بطور غذا کے اہتمام کیا۔ مقتول کے قاتل کی نشاندہی کر کے اس کے حقوق کا تحفظ کیا، حضرت خضر ﷺ کا گرتی ہوئی دیوار کی تعمیر کر کے فرمانا اس کے نیچے خزانہ ہے، جو یتیم بچوں کے لئے ہے، اس عمل کے ذریعہ بچوں کے مالی حقوق کا تحفظ فرمایا، کشتی کا تختہ اکھاڑ کر اس میں عیب پیدا کر کے ملکیتی تحفظ فراہم کیا، ورنہ بادشاہ وقت کشتی غصب کر لیتا۔

حضرت داؤد ﷺ نے بحیثیت جج لوگوں کو انصاف کے ذریعہ حقوق فراہم کئے، آپ نے انسانوں کے ساتھ جانوروں کو بھی ان کے حقوق فراہم کئے، حضرت ذوالقرنین ﷺ نے اپنی حکومت و دانش مندی کے ذریعہ دیوار تعمیر کر کے انسانوں کو یا جوج ماجوج سے جانی و مالی تحفظ فراہم کیا۔

حضرت عیسیٰ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے لوگوں کو روحانی صحت کے ساتھ جسمانی

صحت بھی عطا فرمائی، اس لئے کہ صحت مندی بھی انسانی حق ہے، جس کا اہتمام کرنا حکومت وقت کے فرائض میں شامل ہے۔

آپ ﷺ نے لوگوں کو نہ صرف حقوق فراہم کئے، بلکہ انہیں فرائض کی ادائیگی کے لئے بھی تیار کیا اور آگاہ کیا ہر حق اپنے ساتھ ایک فریضہ بھی ساتھ لاتا ہے، آج کوئی اپنا فرض نباہنے کے لئے تیار نہیں، صرف حقوق کے حصول پر مصر ہے، آپ ﷺ نے مظلوموں کو ان کا حق فراہم کرنے کے لئے حلف الفضول کا حلف اٹھایا کہ کسی کو حق تلفی نہیں کرنے دیں گے۔ (۵) بنو بید کے تاجر کو عاصم بن وائل سے معاوضہ دلویا۔ (۶) آپ ﷺ نے فرمایا اس حلف کے بدلہ اگر سو سرخ اونٹ بھی دئے جاتے تو قبول نہ کرتا، اور آج بھی کوئی اس حلف کے لئے بلائے تو میں تیار ہوں، یعنی انسانی حقوق کے تحفظ کے لئے ہر وقت تیار رہنے کا اعلان فرمایا، آپ ﷺ نے دیگر مذاہب و اقوام کے ساتھ میثاق مدینہ کیا اور اس میثاق کے ذریعہ یہودی عیسائی مشرکین سب کے مذہبی و سیاسی حقوق کے تحفظ کا اعلان کیا۔ اپنی زندگی کے آخری عظیم خطاب جسے خطبہ حجۃ الوداع کہا جاتا ہے، اس میں خاص کر خواتین کے حقوق کے تحفظ کے لئے خصوصی ہدایات جاری کیں۔

اسلام خواتین کو تمام حقوق فراہم کرتا ہے، جس میں زندگی کا حق، عزت کا حق، معاشرتی حقوق، آزادی نقل و حرکت کا حق، آزادی اظہار رائے کا حق، شوہر کے انتخاب کا حق، سیاسی حقوق، حصول علم کا حق، جائیداد کا حق، خرچ کرنے کا حق، ملازمت (مشروط) کا حق، گواہی کا حق، وراثت کا حق، مہر کا حق، نان نفقہ کا حق، خلع کا حق، اولاد کی پرورش کا حق، وصیت کا حق وغیرہ۔

اس تصور کو تسلیم کرنے کے بعد عورت کی عظمت فرش خاک سے بلند ہو کر کائنات مد و انجم سے بھی کہیں آگے نکل جاتی ہے اور اسے قدرتی طور پر ایسا اونچا مقام حاصل ہو جاتا ہے کہ فکرو نظر کے لئے اس سے بڑھ کر بلندی کا تصور ممکن نہیں ہے، الایہ کہ وہ اپنے فکر و عمل سے خود کو اس بلندی کا نااہل ثابت کر دے، پھر تو دنیا کی کوئی قوت اسے عزت و رفعت نہیں دے سکتی۔

اسلام کے نزدیک انسان کی فلاح و سلامتی، فکر اور درستی عمل کے ساتھ وابستہ ہے۔ وہ ان نظریات کو جاہلانہ نظریات سمجھتا ہے جو عورت کو محض عورت ہونے کی وجہ سے ذلیل تصور کر کے انسانیت کی بلند ترین سطح سے دور پھینک دیتے ہیں، اور مرد کو محض اس لئے ”عرش بریں“ کا حق

دارخیال کرتے ہیں کہ وہ مرد ہے۔ (۷) اس نے غیر مبہم الفاظ میں واضح کر دیا کہ عزت و ذلت اور سر بلندی و نیک بختی کا معیار صلاح و تقویٰ اور سیرت و اخلاق ہے، جو اس کسوٹی پر جتنا کھرا ثابت ہوگا اتنا ہی اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں قابل قدر اور مستحق اکرام ہوگا۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أَنفَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيَاتًا

طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۸﴾

جس مرد اور عورت نے بھی اچھا کام کیا اگر وہ مومن ہے تو ہم اس کو ایک پاکیزہ زندگی عطا کریں گے، اور ان کے بہتر اعمال کا جنہیں وہ کرتے تھے اجر دیں گے۔

اس آیت کریمہ سے یہ معنی حاصل ہوتے ہیں کہ عورت اور مرد کے اعمال میں انہیں اجر برابر کا دیا جائے گا اور یہ بات موکد ہوتی ہے کہ مرد و عورت ایک دوسرے کا جزو ہیں، ایک ہی خون سے بنے ہیں۔ اس لئے ہر وہ عورت جو ہجرت کرے اور جہاد کرے اللہ تعالیٰ کے راستے میں اسے تکلیف پہنچے اور یہ اپنی ذمہ داری ادا کرتا رہے تو ان دونوں کو بغیر صنف کے فرق کے ثواب برابر دیا جائے گا۔

خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اور انسانی حقوق:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نے بھی انسانی حقوق کا مکمل خیال رکھا اور انہیں فرائض کی بجا آوری پر تیار کیا جہاں کوئی کوتاہی سامنے آئی طاقت کے ذریعہ اس کا ازالہ کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور بہت نمایاں ہے، مسلمان تو مسلمان غیر مسلموں کے حقوق کا بھی بھرپور خیال رکھا گیا، ابو لولو جو سی غیر مسلم نے آپ کو قتل کرنے کی دھمکی دی، صحابہ رضی اللہ عنہم نے گرفتار کرنے کا مشورہ دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دھمکی دی، عمل تو نہیں کیا، قتل تو نہیں کیا میں کیسے گرفتار کروں؟ بالآخر اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کر دیا، یہی عمل حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا تھا، بغاوت کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا جو غلام میرے دفاع میں حملہ آور دشمنوں سے نہیں لڑے گا وہ آزاد ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نہیں چاہتا کہ مسلمان کی تلوار مسلمان کے خلاف اٹھے، اگر یہ تلوار ایک دفعہ نیام سے باہر نکل آئی تو پھر کبھی نیام میں داخل نہیں ہوگی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے سابقہ حکمرانوں کے وہ فیصلے جن سے انسانی حقوق کی پامالی ہوئی تھی، سالہا سال محنت کر کے ان کا ازالہ کیا، حتیٰ کہ نقلی حج جیسی اہم عبادت کو بھی نظر انداز کیا تاکہ سابقہ ظلم کا ازالہ ہو سکے، اور لوگوں کو جلد سے جلد

انصاف مل سکے، محمد بن قاسم ایک خاتون کی بازگشت پر اسے آزادی و زندگی کا حق فراہم کرنے کے لئے سندھ آئے اور سندھ کو اسلام کا گہوارہ بنا گئے۔

حقوق کی ادائیگی سے معاشرہ متوازن رہتا ہے، یہی دین ہے اور عدل و انصاف کا تقاضہ ہے۔

### بچوں کے حقوق و فرائض:

یہ اس دور کا اہم موضوع ہے اس سے قبل اس پہلو پر میں ایک تحقیقی مضمون بعنوان: ”بچوں کے حقوق و فرائض“ پر لکھ چکا ہوں، جو چھ قسطوں میں شائع ماہنامہ بزم قاسمی کراچی میں ہوا تھا، اس کے علاوہ میری چھوٹی بہن ڈاکٹر منز بشری امام نے میرے زیر نگرانی سیرت النبی ﷺ پر ایک تحقیقی کتاب بعنوان: ”پیارے بچوں کے لئے پیارے نبی ﷺ کی سیرت طیبہ مع سوال و جواب“ لکھی ہے۔ یہ پہلے ہمارے مکتبہ سے شائع ہوئی تھی، پھر اس کتاب کو وفاقی وزارت مذہبی امور کی جانب سے سیرت النبی ﷺ پر صدقاتی ایوارڈ سے نوازا گیا تھا، جس کے بعد ڈائریکٹر دعوت اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے پروفیسر ڈاکٹر خالد علوی صاحب مرحوم نے دعوت اکیڈمی کی جانب سے شائع کرنے کے لئے مانگ لیا تھا، اس کے متعدد ایڈیشن اسی ادارہ سے شائع ہو چکے ہیں، اس کتاب کا سندھی میں ترجمہ ہو چکا ہے، انگریزی میں ترجمہ جاری ہے۔

ڈاکٹر بشری نے میرے تعاون سے اسی حوالہ سے اپنا پی ایچ ڈی مقالہ بعنوان: ”بچوں کے احکام عبادت“ جامعہ کراچی میں تحریر کیا ہے، جس پر انہیں پی ایچ ڈی ڈگری ایوارڈ ہوئی۔

۱۳-۲۰۱۳ء کے لئے ڈائریکٹر کالج کراچی نے بحیثیت صدر انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ میری درخواست پر کراچی کے ۱۳۶ گورنمنٹ کالجز کو ایک آرڈر جاری کیا کہ کالجز میں سیرت النبی ﷺ پر پروگرام منعقد کئے جائیں، جس کا عنوان تھا: ”بچوں کے حقوق و فرائض سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں“

عبداللہ گورنمنٹ گرلز کالج جہاں میں ۲۰۰۶ء سے ایم اے اسلامک اسٹڈیز کو پڑھا رہا ہوں، ہر سال کی طرح اس سال بھی اسی عنوان پر سیرت النبی ﷺ کے حوالہ سے ایک سیمینار منعقد کیا گیا، جس میں ایم اے کی اسٹوڈنٹس نے ذیلی عنوانات پر اپنے تحقیقی مقالات تحریر

کئے، اور پیش کئے۔

پاکستان شپ اونرز گورنمنٹ کالج میں بین الکلیات تلاوت نعت اور سیرت النبی ﷺ کے حوالہ سے اسی عنوان پر ۱۷ کالجز کے طلباء و طالبات نے تقریری اور تحریری مقابلوں میں حصہ لیا۔

اس سال مختلف کالجز میں سیرت النبی ﷺ پر پروگرامز منعقد کئے گئے ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ حسب سابق انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کے زیر اہتمام اسی موضوع پر چھٹی سالانہ صوبائی سیرت النبی ﷺ کانفرنس آرٹس کونسل کراچی میں منعقد کی گئی۔ جس میں وزیر تعلیم جناب ثار احمد کھوڑو صاحب، ڈائریکٹر جنرل ایجوکیشن سندھ، ڈائریکٹر کالجز کراچی نے شرکت کی، حیدرآباد، سکھر، لاڑکانہ خیر پور وغیرہ سے چالیس پروفیسرز نے اردو، عربی، انگریزی، سندھی میں اپنے مقالات پیش کئے۔ جنہیں ریویو کمیٹی کے سامنے پیش کیا گیا۔ فقط منتخب مقالات اس شمارہ میں شائع کئے جا رہے ہیں۔ بچوں کے حوالہ سے مذہبی لٹریچر کی بے حد کمی ہے، اہل علم کو اس جانب متوجہ ہونا چاہئے، اور بچوں کے اسلوب میں زیادہ سے زیادہ کتب و مقالات کی اشاعت کو یقینی بنانا چاہئے، ہم نے اپنی کانفرنس کے لئے درج ذیل و ذیلی عنوانات پر اہل علم کو مقالہ تحریر کرنے کی دعوت دی تھی۔

## ذیلی عنوانات:

۱۔ اسلام سے قبل مختلف مذاہب میں بچوں سے سلوک، ۲۔ اسلام سے قبل مختلف تہذیبوں میں بچوں سے سلوک، ۳۔ بچوں کی تعلیم سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں، ۴۔ بچوں کی فکری تربیت سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں، ۵۔ بچوں کی جسمانی تربیت سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں، ۶۔ بچوں کی اخلاقی تربیت سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں، ۷۔ بچوں کی آزادی اور ان کی نگرانی کی حدود سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں، ۸۔ بچوں کی جان، جسم اور آبرو کا تحفظ سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں، ۹۔ بچوں کی ملازمت اور کاروبار یعنی خرید و فروخت سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں، ۱۰۔ بچوں پر سختی اور تشدد سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں، ۱۱۔ بچوں پر شرعی احکام کا نفاذ، ۱۲۔ بچوں سے متعلق شرعی شخصی قوانین (پرسنل لاء)، ۱۳۔ بچوں کی کفالت و پرورش سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں، ۱۴۔ جنگ میں فوجی مقاصد کے لئے بچوں کا استعمال سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں، ۱۵۔ بچوں کا اغواء اور ان کی خرید و فروخت

اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے وہ تمام احباب جنہوں نے کانفرنس کے انعقاد میں دام درہم سخنے حصہ لیا، اللہ تبارک و تعالیٰ انہیں دنیا و آخرت میں اجر عظیم عطا فرمائے اور ہماری ان مساعی کو قبول فرمائے، (آمین)

جوانوں کو مری آہ سحر دے پھر ان شاہین بچوں کو بال و پر دے  
خدایا آرزو میری یہی ہے مرا نور بصیرت عام کر دے

چیف ایڈیٹر

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی الازہری

حواشی و حوالہ جات:

- ۱۔ ”بنیادی حقوق“ محمد صلاح الدین، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، ۱۹۷۷ء، ص ۳۱
- ۲۔ ”أسس الفقہاء“، قاسم بن عبداللہ امیر علی القنوی، سعودی عرب، ۱۹۸۶ء، ص ۲۱۶
- ۳۔ جہانگیر قرآنی اشاریہ، سرور حسین خان، مکتبہ اشاعت تعلیم القرآن، ۱۹۹۲ء، ص ۳۲۵
- ۴۔ تنظیم حسین، قصص الانبیاء، (تلخیص قصص القرآن، حفظ الرحمن سیوہاروی) ضیاء برادرز  
بک سینٹر پبلشنگ اقبال کراچی، ۱۹۹۶ء، ص ۱۱۷
- ۵۔ شبلی نعمانی، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، مکتبہ مدینہ، لاہور، ۲۰۰۸ء، ج ۱، ص ۱۱۶
- ۶۔ عمر فروخ، تاریخ الجاہلیہ دارالعلم بیروت، ۱۹۹۶ء، ص ۱۳۲
- ۷۔ سید جلال الدین العمری ”عورت اسلامی معاشرہ میں“ ۱۹۶۲ء، لاہور، ص ۴۰
- ۸۔ سورہ نحل، آیت ۹۷

### Quarterly News

## Govt. Colleges Principals Association of Sindh

Head Office : House # 162, Sector # 8/L Orangitown Karachi: 75800

Email: drsalahuddinsani@Yahoo.com, principalsassociationofsindh@gmail.com

www.pak-shipownersge.com, Ph: 021-36720724, Fax: 02103663417



**Chief Editor**  
**Prof. Dr. Salahuddin Sani**  
0300-2664793

Dated: Jun 2014  
Volume #1 | Copy: #1

پانچ لجز اور ان کے پرنسپلوں کے مسائل اور ان کے حل کے لئے ۱۲ صفحات پر مشتمل یہ سہ ماہی مجلہ شائع ہو گیا ہے۔